دعوت اہل حدیث

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه واهل طاعته وحاملى لواء سنته جمعا وحفظا وعملا ونشرا وبلاغاً إلى يوم الدين وبعد!

قارئین کرام! مجلّہ (دعوتِ اہلحدیث) کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مجلّہ کے اجراء پر میں اپنے مخلص احباب و رفقاء کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اصدارِ مجلّہ کی تمام تر کاروائی میں اخلاص وللّٰہیت ان کے ہمرکاب رہے اور امانتِ قلم و قرطاس کا اہم اور مقدس پہلو ہمیشہ بر استقامت رہے۔ اس مجلّہ کا نام بڑا مبارک ہے، کیونکہ یہ نام سلف صالحین کے منہج و پیغام کا مظہر اتم ہے۔

ہر دور میں اہل الحدیث ہی حق کی شناخت ہوتے ہیں اور ان کی دعوت نصف النہار کے سورج کی طرح واضح اور روشن ہوتی ہے، جو توحید خالص، اتباع رسول، محبتِ مصطفیٰ ﷺ اور کتاب وسنت کی پیروی علی فہم اصحاب رسول ﷺ کے عبارت ہے۔ اس دعوت میں ابہام اور خفاء نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہادیٔ برحق محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تركتكم على البيضاء ليلها ونهارها سواء لايزيغ عنها الا هالك

''میں تمہیں ایک چمکدار دین پر چھوڑے جا رہا ہوں، جس کی رات اور دن برابر ہیں۔ اس انتہائی روشن دین سے وہی شخص منحرف ہوگا جس کی تباہی و بربادی کا فیصلہ ہو چکا ہو۔''

دعوتِ اہلحدیث دو بنیادی نکتوں میں مرکوز و محصور ہے:

(۱) صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت۔

(۲) طریقۂ عبادت میں صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔

یہی دو نکتے ہماری دعوت کا اصلی ہدف ہیں اور ترتیب دعوت پر انہی دو چیزوں کو اولیت اور مرکزیت و اساسیت حاصل ہے۔ ہماری دعوت کا اولین ہدف طلب حکومت و اقتدار نہیں ہے اور نہ ہی قیام خلافت و امارت ہمارا اولین نعرہ ہے۔ ہم دعوت کے تعلق سے وہی کچھ کرتے رہیں گے جو انبیاء کرام کرتے رہے، یعنی توحید بیان کرتے رہو، توحید کو تمیز و تمحیص کی بنیاد بنالو، توحید کو ولاء و براء کی اساس قرار دے لو، اپنے قلب وجوارح کو نورِ توحید سے یوں منور کرلو کہ اس حیاتِ مستعار کا ایک ایک لحظہ موحد اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کے اس عقیدہ کا ترجمان بن جائے۔

"قل ان صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذالک امرت وانا أول المسلمین"

اب اس تمام تر دعوت میں طلبِ اقتدار یا امارت وخلافت کے قیام کا کوئی ہدف موجود نہیں ہے۔

آپ کی سیاست توحید وسنت کی دعوت وتبلیغ سے عبارت ہونی چاہئے، جس پر اخلاص حرفِ اولین و آخرین ہے۔ اس نہج پر قائم رہنا آپ کی ذمہ داری ہے، جسے اگر آپ پورا کر گئے تو سرخرو ہو گئے۔ خواہ سلطہ اور تمکن فی الارض حاصل ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ زمین کا غلبہ و اقتدار محض اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاصل ہونا ہے، جس کے حصول کو ہدف یا نعرہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال توحید بیان کرتے رہے، تمکن فی الارض ان کا ہدف نہیں تھا اور وہ اللہ تعالیٰ نے عطا بھی نہیں فرمایا، اسے ناکامی سے تعبیر نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ عین کامیابی کہا جائے گا۔ قال اللہ تعالیٰ: "سَلٰمٌ عَلٰى نُوحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ" (الصافات: ۷۹)

نیز فرمایا: "قِيْلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ...... الآية" (سورة هود: ۴۸)

اس کے برعکس محمد رسول اللہ ﷺ نے صرف تیئس سال توحید کی دعوت دی اور توحید کے لئے جہاد کے عمل کو باذن اللہ اپنایا اور اللہ رب العزت نے زمین کا سلطہ واقتدار عطا فرما دیا۔ وہ مٹھی بھر جماعت جو دعوت جیسے عظیم عمل بلکہ جہاد کبیر سے حاصل ہوئی اور فہم توحید اور عمل تزکیہ وتصفیہ اور تمیز وتمحیص میں کمال حاصل کیا۔ ان کے اقامت توحید کے عمل میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی اور تمکین فی الارض کی راہیں کھولدیں۔

چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مکہ فتح ہو گیا، آس پاس بہت سے علاقے فتح ہو گئے اور آپ ﷺ اس وقت کی دو عظیم طاقتوں سلطنت روما اور سلطنت فارس کی فتح وتسخیر اور ان کے خزانے سمیٹنے کی نوید بن گئے جو حرف بحرف پوری ہوگئی۔ مزید یہ بھی فرما گئے:

ان هٰذا الدين يبلغ ما بلغ الليل

اس دین کا عروج وغلبہ وہاں وہاں تک پہنچے گا جہاں جہاں تک رات کا اندھیرا پہنچتا ہے۔

ایک موقعہ پر یہ بھی فرمایا:

بشرهذه الأمة بالسناء ومرفصة والنصر والتمكن فى الارض......الحديث

اس امت کو نصرت وغلبہ اور پوری زمین کے سلطہ کی بشارت دے دو۔

حضراتِ قارئین! اس سلطہ کا حصول ہدف نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ جب عطا فرمائے گا مل جائے گا اور جب مل جائے گا تو ہم نے کوئی اصل منزل نہیں پالی، بلکہ اصل منزل کے حصول کا ایک ذریعہ مل گیا اور وہ منزل اقامتِ توحید باری تعالیٰ اور نظام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

آیت استخلاف پڑھ لیجئے، یہی مضمون ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر بھی غور کر لیجئے:

"اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ" (سورة الحج: ۴۱)

قارئین کرام! اوپر کی سطور سے ہم نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ دعوتِ اہلحدیث درحقیقت توحید وسنت کی اساس پر تزکیہ وتصفیہ کا نام ہے۔ چنانچہ یہ دعوت تجمع کی سیاست پر قائم نہیں ہے یعنی محض لوگوں کو جمع کرنا، انہیں توڑ کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنا، روپیہ پیسہ خرچ کر کے ان کو خریدنے کی سعی کرنا، خواہ اس میں سچ، جھوٹ، یا سفید وسیاہ کی تمام تفریقیں مٹ جائیں۔

دعوتِ اہلحدیث میں ایک داعی اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ ہونے کے ناطے پورے اخلاق ولگن سے تربیہ، تزکیہ وتصفیہ کے پروگرام پر قائم ہوتا ہے۔ خواہ اس نور سے ایک ہی شخص منور ہو سکے، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایک ہی شخص کو دین کی ہدایت دے دے تو یہ دنیا کے قیمتی ترین خزانوں سے کہیں بہتر اثاثہ ہے۔''

اس کی دعوت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ اسوہ پوری دردمندی کے ساتھ موجود ہوتا ہے:

''میں تمہیں تمہاری پشتوں سے پکڑ کر جہنم سے بچا رہا ہوں اور تم اس میں کودنے کی کوشش کررہے ہو۔''

سبحان اللہ! کتنا درد ہے، کتنا اخلاص ہے!! یہ تربیہ اور تزکیہ کا طریقِ مستقیم ہے اور داعی مخلص کا انتہائی پاکیزہ کردار ہے، جس میں اہم چیز بہت بڑا مجمع نہیں، بلکہ اصلاح و تربیت ہے۔

مجمع کی پالیسی نہ تو دینی مطلوب ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انما الناس کابل مأته لا تکاد تجد فیهم راحلة (مسند احمد وغیرہ)

''لوگوں کی کثرت کی مثال تو ان سو اونٹوں کی سی ہے، جس میں بوقت ضرورت سواری کے قابل کوئی نہیں ہوتا۔''

لہٰذا (دعوت اہلحدیث) کے اس پہلے شمارے ہی سے میں اپنے ساتھیوں سے گذارش کروں گا کہ دعوتِ اہلحدیث کے ان اصولوں کو بخوبی پہچان لو، یقین کرلو کہ تم حسن وصداقت کی شناخت ہو اور حق کو ناحق سے متمیز، جدا ہونا ضروری ہے۔ ہر دور میں تمہیں پر رسول اللہ ﷺ کی یہ عظیم اور مبارک دعا منطبق ہوتی ہے:

نظر الله امرا سمع مقالتی فحفظها ثم اداها کما سمعها.

اے اللہ! اس شخص کے چہرے کو منور اور دنیا و آخرت میں تر و تازہ فرمادے جو میری حدیث کو سنے، میری حدیث یاد کرے، میری حدیث کو آگے پہنچادے۔

تمہیں مبارک ہو، صد بار! ہزار بار! کہ تم حدیثِ رسول کے وارث، محافظ اور مبلغ و داعی ہو۔ جب تمہاری یہ شان ومنقبت ہے، تو تمہاری دعوت بھی اسی قدر مہتمم بالشان ہوگئی اور ہر دور کے ظلمت کدے کی ضرورت بن جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی تمہاری تعریف وتوصیف پر رہتی دنیا تک مہر تصدیق ثبت کرتا ہے:

''یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین و انتحال المبطلین وتاویل الجاهلین.''

(یہ حدیث بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے، جن میں اسامہ بن زید، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن سمرہ، معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں اور اگرچہ تمام روایتوں کے طرق میں کلام ہے، لیکن ان احادیث و اسانید کا مجموعہ اس حدیث کو درجہ حسن تک پہنچادیتا ہے، جس کی بہت سے علماء نے صراحت فرمائی ہے۔)

یہ حدیث ان لوگوں کی منقبت وفضیلت بیان کررہی ہے جو حدیث رسول ﷺ کا علم اٹھا کر اس دین کو جاہلوں اور ملحدوں کی تاویلوں اور تحریفوں سے بچانے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر دور میں ایسے لوگوں کو عادل قرار دیا ہے اور درحقیقت یہ کردار کے ہر دور میں اہل الحدیث کا رہا ہے۔ لہٰذا اس کردار کی حفاظت وصیانت بہت ضروری ہے، تاکہ مجلّہ (دعوتِ اہلحدیث) روایتی انداز سے ہٹ کر خالص سلفی دعوت کا علمبردار بن جائے۔

آخر میں اپنے آپ کو اور آپ تمام حضرات کو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی بنیاد پر نصیحت کرتا ہوں جو صحیح بخاری میں امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرأ مانوی .... الحدیث

تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کے عمل سے وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی۔

میرے عزیز ساتھیو! اخلاص کے بغیر نہ ہماری کوئی حقیقت اور قدر و قیمت ہے، نہ ہمارے عمل کی کوئی وقعت۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اعمال کو گنے کا نہیں، بلکہ تولے گا اور تولنے کے لئے اللہ تعالیٰ نی جو میزان بنایا ہے وہ بندے کے اخلاص یا ریاکاری کو بھی ظاہر کردے گا۔

چنانچہ اخلاص کی موجودگی عمل کو اتنا بھاری کرے گی کہ ایک کھجور احد پہاڑ بن کر تلے گی اور اخلاص کی عدم موجودگی ایک عمل کو اس قدر بے وزن کردے گی کہ ریاکار حاکم، ریاکار سخی، ریاکار شہید کائنات کے ہر فرد سے پہلے چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

معرکہ کی دوصفوں کے درمیان پایا جانے والا زخموں سے چور مقتول کی نیت سے اللہ خوب آگاہ اور واقف ہے۔

مزید فرمایا:

میری امت کے اکثر شہداء (جن کی شہادتیں مقبول ہوں گی) بستر پر مرنے والے ہیں۔

حرف آخر کے طور پر یہی نصیحت ہے۔ دعاگوں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اخلاص کے نور سے ہمارے قلوب، اعمال بلکہ زندگی کا ایک لمحہ منور اور تابندہ فرمائے۔

انه ولی التوفیق سمیع قریب مجیب الدعوات وصلی الله علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه واهل طاعته اجمعین.